

اہل حق اور باطل فرقوں کا

معیارِ تکفیر

شیخ الحدیث حضرت
مولانا نور الہدیٰ
صاحب دامت برکاتہم

نام کتاب..............اہل حق اور باطل فرقوں کا معیارِ تکفیر
مولف..............شیخ الحدیث مولانا نورالہدیٰ صاحب
تعداد اشاعت..............ایک ہزار
سال اشاعت (اوّل)..............۲۰۱۱ء بمطابق ۱۴۳۲ھ
سال اشاعت (دوم)..............جنوری ۲۰۱۲ء بمطابق ۱۴۳۳ھ

فہرست مضامین

الاطاعت ہے اور آپ ﷺ کی مذکورہ بالا حیثیات رسول ونبی کی ہیں جب آپ ﷺ کی رسالت ونبوت باقی ہے تو آپ ﷺ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت ونبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ 'اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے' قطعاً غلط ہے۔

(۷) ''ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے''۔

یہ صریح الحاد وزندقہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ورسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہٰذا قیامت تک کے لیے ہدایت وسعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ ''کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے'' رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلام کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ ﷺ نے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں نہ آپ ہمارے لیے مطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت العیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہوچکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار وایمان بے معنی ٹھہرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن مجید پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی۔ بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں

ہوسکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹادیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا باتاکید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول کو ہر زمانے کے لیے سند وحجت مانا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرات ابوبکر وعمر ودیگر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا طریقہ اور طرز عمل آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی احادیث وارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفائے راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہوگیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہوچکی اس لیے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنا ہوں گے۔

۹۔ شریعت محمدیہ ﷺ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لیے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لیے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب ومدون کرے

یہ صریح کفر ہے اور ختم نبوت کا انکار۔ شریعت محمدیہ ﷺ قیامت تک آنے والی امت کے لیے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کرسکتا ہے اور جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت ورسالت ختم ہوگئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری، پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدیدہ مرتب ومدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا۔ پھر اطاعت رسول یا اتباع رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لیے ہے۔ قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت واتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کرلی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ